اکمل الاخبار دہلی

Akmal al Akhbar Delhi

Fazilat Banoo
Head of Department Urdu, Minhaj University, Lahore.

KEYWORDS

Akmal Newspaper
Syed Fakhruddin
Welfare of People
Successful Newspaper
National Situation
Social Situation
Ancient Urdu

DATES

Received	28-01-2022
Accepted	15-02-2022
Published	20-03-2022

QR CODE

ABSTRACT

Akmal newspaper was published from Delhi on January 1, 1866. It was published every Wednesday. Its founder was Syed Fakhruddin. This newspaper was published in Akmal Press. Everyone loved this newspaper. Most of it was written for the welfare of the people. The price of Akmal newspaper was kept very low. This newspaper was published shortly after the Revolution of 1857. Burj Mohan Dattatreya Kefi says that it was one of the most successful newspapers of its time and had a prominent position among its contemporaries. Its editor was Munshi Bihari Lal Mushtaq. It was a two-column newspaper. It described the national and social situation in detail. This newspaper was very important in ancient Urdu newspapers.

DOI: https://doi.org/10.54064/negotiations.v2i1.36

یہ ہفتہ وار اخبار یکم جنوری 1866ء میں دہلی محلہ بلی ماران دیوان حکیم محمود خاں صاحب سے جاری ہوا۔ اور چہار شنبہ کو نکلتا تھا۔ اس کے مالک و مہتمم سید فخر الدین صاحب تھے۔ یہ اخبار اکمل المطابع میں چھپتا تھا۔ یہ اخبار اپنے وقت کے رسم الخط کی ایک عمدہ دستاویز ہے کیونکہ اب اردو کا جدید رسم الخط مستعمل ہے کئی مرکبات اور مترادفات اپنی جگہ بدل چکے ہیں قدیم اخبارات کو زیادہ تر جوڑ کے لکھا جاتا تھا "ں" کی بجائے "ن" کا استعمال زیادہ تھا. دوچشمی "ھ" کی بجائے "ہ" کا استعمال کیا جاتا تھا۔ یہ ساری چیزیں اس اخبار میں بھی موجود ہیں۔ اس اخبار کے سرورق پر جو اشتہار شائع ہوتا

تھا۔اس سے قیمت کا اندازہ ہوتا ہے۔عبارت یہ ہے: "یہ اخبار راستی آثار ہفتہ وار ہر چہار شنبہ کو طبع ہو کر خدمت میں شائقین کی بھیجا جاتا تھا۔رئیسان ذی الاحترام بلکہ خاص وعام کو پسند آتا ہے۔رفاہ عام پر نظر ہے اس لیے قیمت قلیل مقرر ہے۔پیشگی سال تمام ۴روپے اور ششماہی پیشگی ۲روپے قیمت مابعد سال تمام چاروپے اور ششماہی مابعد ۱۰روپے قرار دیئے ہیں۔۔۔طبع عبارت مفید عام بے قیمت اور مفید خاص خالی از مرمت کے لئے فی سطر ایک آنہ مقرر ہے"[1]

اکمل الاخبار کی وجہ تسمیہ یہ کہ حکیم غلام رضا خان صاحب، حکیم غلام نبی، حکیم محمود خاں اور میر فخر الدین صاحب کے آپس میں گہرے تعلقات تھے۔ان کا مشورہ ہوا کہ ایک اخبار نکالا جائے۔جس کے لئے پریس کا ہونا بھی ضروری ہے۔چنانچہ اخبار اور پریس کے نام پر غور ہوا تو یہ طے پایہ کہ اپنے جد امجد حکیم شریف خان صاحب کے والد ماجد اکمل خان کے نام پر اخبار جاری کیا جائے اور پریس کھولا جائے۔چنانچہ 1866ء میں پریس اور اخبار جاری ہوئے۔مطبع اور اخبار کے کرتا دھرتا مہتمم میر فخر الدین صاحب اور نگراں حضرات مقرر ہوئے۔اس اخبار کے بارے میں ڈاکٹر عبد السلام خورشید کیفی دتاتریہ کے حوالے سے لکھتے ہیں:" یہ اخبار انقلاب 1857ء کے تھوڑے عرصہ بعد دہلی سے جاری ہوا۔پنڈت برج موہن دتاتریہ کیفی کے قول کے مطابق، یہ اپنے وقت کے نہایت ثقہ اخباروں میں سے تھا۔اور زبان کے لحاظ سے اودھ اخبار اور اکمل الاخبار اپنے ہم عصروں میں ممتاز تھے۔اس کے مالک حکیم محمد محمود خان اور مدیر منشی بہاری لال مشتاق تھے"[2]

پنجاب آرکائیوز میں اس اخبار کے دو شمارے موجود ہیں۔پہلا شمارہ ۴فروری ۱۸۸۷ کا اور دوسرا شمارہ 16 ستمبر 1887ء کا ہے۔۴فروری کو شائع ہونے والے اس اخبار کے سرورق پر اوپر کے حصے میں سادہ حروف میں اکمل اخبار دہلی درج ہے۔یہ دو کالمی اخبار ہے۔سرورق کے صفحے پر ہی کالم کا آغاز اخبار کی قیمت کے اشتہار سے کیا گیا ہے۔اس کے بعد دوسرا کالم شروع ہوتا ہے۔جس کا عنوان ہے "سرکاری خبریں"۔خبروں کی سرخیاں اس طرح سے دی گئی ہیں:"مسٹر گرڈل سٹیون صاحب،لاہور، مرزاپور، رشوت ستانی کی سزا، روس میں جنگی تیاریں"[3]

صفحہ نمبر دو پر "تار برقی کی خبریں" کے کالم میں افتتاح پارلیمنٹ، کے نیچے "حضور ملکہ معظمہ کی اسپیچ" کی سرخی دے کر اس کی تفصیل کچھ اس طرح سے درج ہے:

"تمام غیر سلطنتوں کے ساتھ میرے تعلقات دوستانہ ہیں۔جنوبی و مشرقی یورپ میں معاملات کی حالت ہنوز ابتر ہے لیکن مجکو یہ اندیشہ نہین ہے کہ اس نواح میں کوئی خلل واقع ہوگا۔اگرچہ مجکو ان واقعات پر افسوس ہے جنھوں نے شاہزادہ الگزنڈر کو تخت سے کنارہ کش ہونے پر مجبور کیا۔لیکن مین اے اوس کے جانشین کے انتخاب میں اوس وقت تک دست اندازی کرنا مصلحت نہین سمجھا جب تک اس درجہ تک نوبت نہ پوہنچی۔جبکہ عہد نامہ برلن کی شرایط کے بموجب میری منظوری چاہی جائے۔جو کام مصرمین اپنے ذمے لیا ہے وہ ہنوز ختم نہین ہوا ہے۔لیکن اندرونی اور بیرونی امن قائم ہونے سے بہت کچھ ترقی ہوئی ہے"[4]

---

[1] **اکمل الاخبار دہلی** (دہلی: ادبی صفحہ، شمارہ 04/ فروری 1887ء)

[2] عبد السلام خورشید، **صحافت: پاکستان وہند میں** (لاہور: مجلس ترقی ادب، 1963ء)، 941۔

[3] **اکمل الاخبار دہلی** (دہلی: ادبی صفحہ، شمارہ 04/ فروری 1887ء)

[4] **ایضاً**

اگلے دو صفحات پر کاروائی جلسہ کمیٹی کی رپورٹ درج کی گئی ہے۔ جس میں سائلین کی درخواستوں کے منظور اور نامنظور ہونے کے متعلق کاروائی کا اندراج ہے۔ اس کے بعد اگلے کالموں میں مختلف خبریں مختصر عنوانات کے ساتھ درج ہیں:

"یورپ کی جنگی طاقت کے عنوان سے جرمن، فرانس، روس، اسٹریا، اٹلی، ترکی، سلطنت برطانیہ، سپین، رومینہ، یونان گریس، سوئدن ناروے، ہولینڈ، بلجیم، پرتگال، سردیا، بلگیریا اور ڈنمارک کی فوجی قوت کو اعدادوشمار کے ذریعے تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اخبار کی آخری خبر بعنوان "دہلی" شہر کی صورت حال پر تبصرہ کچھ اس طرح سے لکھاہ "سنا ہے کہ روہتک کا گھوڑون کا میلا موقوف ہو جائے گا اور سال آیندہ دہلی مین گھوڑون کا میلا اور زراعت کی نمائش ہو گی۔ جوبلی کے خرچ کے واسطے دہلی کی میونسپل کمیٹی سے بھی دس ہزار روپے منظور کیے ہین۔ ظاہراً یہ روپیہ روشنی اور آتش بازی کا طالب علموں کی دعوت میں صرف ہو گا۔ اس غریب شہر کا اس قدر روپیہ صرف چند منٹ میں برباد ہو جانا شہر کی حالت کے اعتبار سے سراسر نامناسب معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ شہر بلادِ ہندوستان میں ازروے شہرت نامی ہے۔ مگر علمی اور عملی ترقیات میں بلادِ مشہورہ سے بدرجہ غایت تنزل کی حالت پر پہنچا ہوا ہے۔ نہ یہاں گورنمنٹ کالج، نہ لائبریری، نہ کلون اور صنعت وحرفت کا قابلِ تعریف کارخانہ، نہ پانی کی نل، نہ گیس کی روشنی اس صورت مین اس کی ضروریات کے حسب حال یہ بات مناسب تھی کہ کوئی درسی یادگار جوبلی کے موقع پر قائم کی جاتی تاکہ اس سے فیض یاب ہو کر اہل شہر ہر وقت حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند کی جوبلی کی خوشی سے تازگی حاصل کرتے اور ہر لحظہ دعاے دولت مین مصروف رہتے"[5]

اخبار کے آخر میں اخبار کے طبع ہونے کا اندراج فارسی زبان میں اس طرح کیا گیا ہے: "در اکمل المطابع دہلی واقع محلہ بلیماران بدیوانخانہ جناب حکیم محمود خان صاحب مد ظلم العالیٰ باہتمام سید فخر الدین مہتمم منطبع کردید"[6]

پنجاب ارکائیوز میں موجود اکمل الاخبار دہلی کا دوسرا شمارہ

شمارہ نمبر ۲۔ نمبر 14 مطبوعہ ذوالحجہ 1304ھ مطابق 16 ستمبر 1887ء۔ بروز جمعہ۔ جلد ۲۲۔ اکمل اخبار دہلی کے اس شمارے کا سرورق پہلے شمارے کے برعکس ہے۔ کیونکہ اس شمارے کے سرورق کے اوپر اخبار کا نام دو طرح سے لکھا گیا ہے۔ پہلے ایک نصف دائرہ بنا کر اس میں "اکمل الاخبار اجمل ھا" اور اس کے نیچے سادہ مگر بڑے حروف میں "اکمل الاخبار" لکھا ہے۔ اور اس کے دونوں طرف حاشیہ کے اندر اخبار کی پالیسی ان الفاظ میں درج ہے:

"یہ آزاد اخبار مہینے مین چار بار شائع ہوتا ہے۔ گورنمنٹ اور رعایا میں اتحاد پیدا کرتا ہے۔ ملک اور والیان ملک کو خواب غفلت سے جگانہ آزادانہ رائے دینا اس کا عام دستور ہے۔ اخلاق و اداب کی اصلاح اور تمدن کی درستی اس کا معمول ہے۔ زبان کی خوبی اس میں کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ باوجود اس کے قیمت بھی گران نہین۔ ڈاک اور انجمن ہائے اسلامیہ سے اور مدارس دین سے اجر آخرت و مشکوری۔ ہمارے شہر والے اس حساب سے مستثنٰی ہیں۔ صرف چھہ روپے سال دین لیکن یہہ سب پیشگی ہے اور مابعد المضاعف اور روانگی قیمت یا متعلق اس کے جو خط وکتابت ہو بنام سید فخر الدین مہتمم اخبار ہونی چاہیے۔ مضامین خاص فی سطر دو آنے فی پرچہ مع محصول ڈہائی آنے"[7]

---

[5] ایضاً

[6] ایضاً

[7] اکمل الاخبار دہلی (دہلی: جلد 22، شمارہ 14، 16/ ستمبر 1887ء)

اس شمارے کے پہلے کالم کا آغاز "تار برقی کی خبرین" کے عنوان سے کیا گیا ہے۔ اور اس مین ساری خبرین لندن سے متعلق درج کی گئی ہیں۔ اگلے صفحے کا آغاز ایک مضمون سے کیا گیا ہے جس کا عنوان ہے "بادشاہ اور رعیت کے باہمی حقوق"۔ یہ دلچسپ تحریر پڑھنے کے قابل ہے۔ اس میں لکھا ہے:

> "ان حقوق کی تشریح اگرچہ اب تک کسی حکیم نے یا مدبر سلطنت نے پوری طور پر قلم بند نہین کی ہے۔ مگر ہر ایک انسان کی کتاب فطرت کے ہر صفحے پر بقلم جلی خوب شرحاً لکھے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ بادشاہ کو رعیت کے لیے آرام وعافیت کی تدبیرین نکالنا اون کو چھوٹے بچے کی طرح انگلی پکڑ کے اون کی ہر ایک قسم کی ترقی کی سیڑھیوں پر چڑہانا محصولات میں صرف اس قدر پر اکتفاء کرنا جو مصالح سلطنت کے لیے ضروری ہین جو رعیت پر بارِ گران نگزرین ان کی ہر ایک مخل وامن وناموس سے محافظت کرنا اپ طرح رعیت پر سلطنت کی خیر خواہی وفاداری دلی اطاعت بلکہ ہر ایک حکم سلطنت کو حکیم حازق کا صحت بخش نسخہ جان کر اوس کی تعمیل کرنا مخالفِ سلطنت کی بغاوت اور سرکشی کو روکنے مین کوشش کرن وغیرہ وغیرہ۔ اس مین کوئی شک نہین کہ رعیت کے دل مین بالطبع ان حقوق کی پابندی کا سل طبعی قضاو قدر نے رکھا ہوا ہے۔ اگر سلطنت اپنی مشفقانہ راہ پر چلی جاوے اور رعیت کے ساتھ ہمدردی کے مسلک کو اختیار کرے تو ہر گز رعیت اپنے حقوق سے تجاوز نہ کرے"[8]

اگلے کالم "تازہ خبرین" میں "ہرات" اور "سونے چاندی کے آمد بر آمد" پر مختصر بیانیہ خبریں ہیں۔ اگلے کالم کا عنوان "مضامین نامہ نگاران" ہے۔ ایک نامہ نگار نے سید القوم خادم مہم کے عنوان سے ایک نامہ تحریر کیا ہے جو زبان وبیان اور انشاء پردازی کا ایک بہترین شاہکار ہے۔ اس مضمون میں نامہ نگار نے قوموں کے سردار، ان کی اقسام، ان کی خوبیوں اور صفحات اور رعایا کے ساتھ ان کے حقوق وفرائض کا بڑا خوبصورت احاطہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

> "قوم کے سردار دو قسم کے ہوتے ہین ایک جو اپنے تیئں خود کو قوم کا سردار سمجھتے ہین مگر قوم ان کو اپنا سردار نہین مانتی۔ دوسرے وہ جنکو قوم اپنا سردار سمجھتی ہے مگر وہ خود کو اپنے تیئں قوم کا خدمت گزار جانتے ہین۔ پہلی قسم کے سردار کی تعریف یہ ہے کہ اسکو خاندان یا دولت یا حکومت یا ظاہری اعزاز یا تقرب حکام کی وجہ سے قوم مین فی الجملہ امتیاز حاصل ہو اور اس لیے وہ ہر شخص سے اپنی تعظیم کا خواستگار ہو مگر وہ خود افراد قوم مین سے کسی کی تعظیم اپنے ذمہ لازم نہ سمجھے۔ وہ راہ میں ہر شخص سے سلام کا طالب ہو اور اسلام مین سبقت کرنے کو اس کا ایک ضروری فرض سمجھے۔ وہ ہمیشہ اس بات کا مترصد رہے کہ لوگ گھر آئین مگر وہ جود کو اسکے گھر جانے کو اپنے لیے کسر شان خیال کرے۔ لوگ اس کی تعظیم کریں لیکن نہ صدق دل سے بلکہ اس خوف سے کہ مبادا اس سے کوئی گزند پہنچے۔ مونہہ پر اس کی تعریف کرین اور پیٹھ پیچھے برا کہین۔ وہ اپنے اغراض ومقاصد کے سوا قوم کی اغراض ومقاصد سے سروکار نہ رکھے۔ اگر کبھی اس کے فائدون کے ذمن مین اور لوگون کو بھی فائدہ پہنچ جائے تو وہ سو سو طرح سے ان پر احسان جتائے۔ وہ بڑی بڑی ذمہ داری کی خدمات جنسے لوگون کے بے انتہا حقوق متعلق ہون جائز وناجائز ذریعون سے حاصل کرے لیکن نہ اس لئے کہ اہل حق کو انکا حق پہنچے بلکہ اس غرض سے کہ حکام کا تقرب حاصل ہو اور عوام الناس مین اپنا رعب وداب قائم ہو۔ جس کام کا اسکو یہ خوف ہو کہ میرا رتی بہر مطلب فوت ہو جائیگا اگرچہ اس سے قوم کا فائدہ عظیم متصور ہو ہر گز اس کام کے پاس نہ جائے۔ اور جس بات سے اسکو یہ امید ہو کہ میرا رتی بہر بہلا ہو جائے گا اگر اس سے قوم کا نقصان عظیم کا اندیشہ ہو اسکے کرنے کبہی نہ چوکے۔ غرضکہ اسکے تمام کام خود غرضی پر مبنی ہون اور قومی غرض کو اپنی ذاتی اغراض کا تابع سمجھے۔ ایسا شخص گو طرح طرح سے اپنی بزرگی اور عظمت لوگون کے دلوں ن مین بٹھانی چاہے مگر اسکی وقعت پر پشہ

---

[8] ایضاً

کے برابر کبھی کسی دل مین پیدا نہین ہو سکتی۔ گو وہ اپنے کو لا کہہ من کا سمجھے مگر لوگوں کی نظر مین وہ دانہ خرول سے زیادہ سبک ہے۔ کیونکہ وہ قوم کا خادم نہین ہے اور اسلئے قوم اس کو اپنا سر دار تسلیم کرتی"[9]

سر دار یا حاکم کو اصل میں کس طرح کا ہونا چاہئے اس کے بارے میں اخبار لکھتا ہے:

"دوسری قسم کے سر دار کی تعریف یہ کہ خاندان یا دولت یا حکومت کی وجہ سے اسکو قوم مین امتیاز حاصل ہو یا نہو۔ وہ کوئی ظاہری اعزاز رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو۔ اسکو حکام وقت سے تقرب ہو یا نہ ہو مگر یہ ضرور ہو کہ وہ قوم کی بھلائی سے خوش ہونے والا اور قوم کی برائی سے اذیت پانے والا ہو۔ جہانتک اس کی قدرت مین ہو وہ قوم کی خدمت کے لئے دل سے حاضر ہو اپنی ضروری کام چھوڑ کر قوم کی کامون مین کھڑا ہو جاے۔ قوم کی مصلتحوں کو اپنے آرام و آسایش سے مقدم سمجھے۔ قوم میں اس کی عزت اس وجہ سے نہو کہ حکام اسکی عزت ۔۔۔۔۔۔۔۔ کرتے ہین۔ یا گورنمنٹ نے اسکو ڈگری۔ ڈسمس۔ قید یا جرمانہ کا اختیار دیا ہے۔ یا وہ ایک سٹیلی کیرج مین سوار ہو کر ہوا رخوری کو نکلتا ہے بلکہ اسلئے کہ وہ قوم کا خیر خواہ ہے اور اسکی عزت مین اپنی عزت اور اس کی ذلت مین اپنی ذلت سمجھتا ہے۔ قوم کے لوگ اڑے بہڑے وقتون مین اسکو اپنا ملجا و ماویٰ سمجھین۔ اور وہ قوم کے تمام افراد کے ساتھ برادرانہ بر تاؤ برتے۔ نہ انسے اپنی تعظیم کا خواستگار ہو اور نہ انکی تعظیم کرنے سے اسکو عیب لگتا ہو۔ اور لوگون کی طرح وہ بھی دنیا مین عزت کا طلبگار ہو لیکن نہ کسی اور ذریعہ سے بلکہ قوم کی خیر خواہی اور گورنمنٹ کی وفاداری سے وہ بھی ذی اختیار حاکمون کا تقرب چاہتا ہو لیکن نہ اسلئے کہ اپنا رعب وداب لوگون مین قائم کرے بلکہ اسلئے کہ اپنی کو واجبی فائدے پہنچانے اور ناجائز نقصانات سے بچانے مین بہ آسانی کامیاب ہو سکے"[10]

ایسے سر دار کا ہونا عوام کیلئے کس قدر ضروری ہے اسکے بارے میں تحریر ہے:

"ایسا سر دار اگرچہ کسی قسم کا ظاہری اعزاز نہ رکھتا ہو بہر حال قوم کی آنکہہ میں عزیز ہے۔ گو وہ اپنے تیئں کچہ نہ سمجھے مگر قوم اس کو سب کچہ سمجھتی ہے ہر گانو اور ہر قصبہ اور ہر شہر مین السے سر دار کا ہونا ایسا ہی ضرور ہے جیسے بیماروں کے لئے طبیب کا، جاہلون کے لیے عالم کا اور بہوکون کے لیے غذا کا ہونا ضروری ہے۔ بد نصیب ہے وہ گانو جس کا کوئی سر دہرانہ ہو اور بد قسمت ہے وہ قصبہ جس کا کوئی سر پرست نہ ہو اور لاوارث ہے وہ شہر جس کا کوئی سر دار نہ ہو۔ عام باشندگان شہر کے بہت سے واجب الرحم حالات ایسے ہوتے ہین کہ جبتک انہین مین سے ایک یا چند ممتاز آدمی حاکمان وقت کو آگاہ نہ کرین ممکن نہین کہ حکام وقت گو کیسے ہی بیدار مغز اور دانش مند ہوں ان حالات سے مطلع ہو سکین۔ اور ان کی بہت سی ضرورتین ایسی ہوتی ہین کہ جبتک قوم کے اعضائے رئیسہ انکے حامی و دستگیر نہ بنیں ممکن نہین کہ خود ان لوگون کی کوشش سے پوری ہو سکین۔ آدمی مدنی الطبع بنایا گیا ہے ہزارن ضرورتیں خاص لوگون کی عام بندگان خدا کی کوشش سے پوری ہوتین ہین۔ پس کچہ ضرورتین عوام الناس کی بھی ضرور ایسی ہونی چاہین جو خاص لوگوں کی کوشش سے سر انجام ہون ورنہ خاص لوگون کی ہستی جو کہانے پینے یا گئے موتنے یا عیش و عشرت یا نمود اور شیخی کے سوا اور کوئی کام صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک نہین کرتے محض بیکار ٹھہرین گے اور سوسائٹی کے حق مین ان کا وجود نا مسعود سمجھا جائے گا"[11]

اس شمارے کے اگلے صفحات میں کالموں کی سر خیاں اس طرح سے ہیں "مراسلات"، "مضمون طب"، "سرکاری خبرین" اور "منقولات"۔

---

[9] ایضاً

[10] ایضاً

[11] ایضاً

اخبار کے ہر صفحے کے آخر میں مطبع کا پتہ درج ہے۔ اکمل الاخبار کا شمار اپنے عہد کے اخبارات میں ہوتا ہے جس سے اردو نثر کا تشکیلی عہد واضح ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اردو کے رسم الخط اور املا سے بھی آشنائی حاصل ہوتی ہے۔

☆☆☆